

مولانا حذیفہ دستاوی *

شہر خیر و برکت ماہ رمضان کی آمد آمد اور ہمارے اسلاف

رمضان المبارک کا مبارک مہینہ مسروں پر منڈلا رہا ہے، اخبارات و جرائد میں اس سلسلہ میں بہت کچھ فضائل و مسائل کو بیان کیا جا رہا ہے میں نے مناسب سمجھا کہ ان فضائل و مسائل کو صرف کتابوں اور صفحات و قلم تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ ہمارے اسلاف نے حتی المقدور ان کو عملی جامہ پہنایا اور نیکیوں کے اس موسم بہار میں خوب نیکیاں لوٹی اور رمضان کا گویا حق ادا کر دیا۔ لہذا مناسب معلوم ہوا کہ ہمارے اسلاف میں سے بعض کے رمضان گزارنے کے احوال قارئین کی نذر کی جائیں تاکہ انہیں معلوم ہو کہ رمضان کے فضائل و مسائل صرف پڑھنے پڑھانے لکھنے دکھانے اور سننے سنانے کیلئے نہیں ہے بلکہ اس پر عمل کیا جانا چاہیے جیسا کہ ہمارے اسلاف نے عمل کیا تو آئیے ہم اسلاف کے احوال معلوم کرتے ہیں۔

حضرت عثمان ابن عفانؓ رات میں ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے رمضان کے فضائل میں افطار کرنا اور غرباء و مساکین کی رعایت کرنے پر بے حساب ثواب اور اس کے فضائل سنے تھے لہذا ان کے بارے میں آتا ہے کہ وہ رمضان میں ہمیشہ غرباء و مساکین اور یتیموں کے ساتھ ہی افطار کرتے تھے اور ان پر بے تحاشا خرچ کرتے تھے، عبداللہ ابن عمرؓ کے راہِ خدا میں خرچ کرنے کا حال یہ تھا کہ ایوب ابن وائل فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ان کے پاس چار ہزار درہم آئے مگر آپ نے تمام کے تمام غرباء و مساکین میں تقسیم کر دیے حدویہ کہ دوسرے دن ان کو بازار میں دیکھا گیا کہ وہ قرض لے کر اپنے گھوڑے کیلئے گھاس خرید رہے تھے۔

امام زہریؒ، محمد ابن مسلمؒ، ابن عبداللہ، ابن شہابؒ جن کو مزون حدیث کہا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں مؤرخین نے نقل کیا ہے کہ سال بھر آپ قریہ قریہ بستی بستی گھوم گھوم کر احادیث سنتے اور اسے یاد کرتے مگر جیسے ہلال رمضان طلوع ہوتا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر پورے انہماک کے ساتھ قرآن کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے، اور اس طرح پورا رمضان تلاوت کے نذر کر دیتے۔

سفیان ثوریؒ کے بارے میں بھی بیان کیا جاتا ہے کہ رمضان میں تمام امور کو خیر باد کر کے صرف تلاوت قرآن کے ہو کر رہ جاتے۔ قتادہ ابن دعامہؒ کے بارے میں آتا ہے کہ رمضان میں یومیہ ایک قرآن ختم کرنا ان کا معمول تھا۔ سود ابن یزیدؒ رمضان میں صرف مغرب اور عشاء کے درمیان کچھ دیر سوتے البقیہ دن رات پورا وقت تلاوت

* استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا انڈیا

میں صرف کرتے۔

سعید ابن جبیرؓ رمضان میں یومیہ نصف قرآن پڑھتے اور بقیہ اوقات لوگوں کو قرآن سمجھاتے۔ ___ ولید ابن عبدالملکؓ رمضان میں ۷۱ سے زائد قرآن ختم کرتے تھے۔ حالانکہ وہ خلیفہ المسلمین تھے۔ ___ امام ابوحنیفہؒ رمضان میں ۶۵ قرآن ختم کرتے تھے۔ ___ امام شافعیؒ رمضان میں ۶۰ سے زائد قرآن ختم کرتے تھے۔

امام بخاریؒ روزے کی حالت میں یومیہ ایک اور رات میں تراویح میں کل دس اس طرح رمضان میں ۴۰ چالیس قرآن ختم کرتے۔ ___ امام ابن عساکرؒ کا معمول بہ رمضان میں روزانہ ایک قرآن ختم کرنا تھا۔

حضرت اسود ابن یزیدؒ رمضان میں ۱۵ سے زائد قرآن ختم کرتے تھے۔ ___ امام مالکؒ رمضان المبارک میں درس و تدریس و اقامہ و استخفاء سب کچھ چھوڑ کر قرآن کی تلاوت کے لیے کمر بستہ ہو جاتے، دن رات صرف قرآن کی تلاوت کرتے۔ ___ وقیح ابن الجراحؒ رات میں پورے رمضان ایک ایک قرآن ختم کرتے اور دن بھر نوافل میں مشغول رہتے۔ ___ سائب ابن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے حکم سے ابی ابن کعب نے تراویح کا آغاز کیا۔ رات بھر وہ تراویح پڑھاتے جب سحری کا وقت قریب ہوتا تو تراویح سے فراغت حاصل ہوتی۔ ___ حضرت عبداللہ ابن ابی بکرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم رمضان کی راتوں میں بکثرت نوافل پڑھا کرتے یہاں تک کہ ہمارے خدام ہمیں سحری کیلئے جلدی شور مچاتے کہ کہیں فجر نہ ہو جائے۔ ___ عبدالرحمن ابن ہریرہؒ فرماتے ہیں کہ رمضان میں کم از کم الحمدہ کو سورہ بقرہ کے بقدر تلاوت کرتے تھے، اگر اس سے کم پڑھتے تو لوگ برا تصور کرتے۔

حضرت نافعؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ رات کو پانی لے کر مسجد نبویؐ میں تشریف لے آتے اور صبح تک نماز میں مشغول رہتے تھے۔ ___ عمران ابن جدیرؒ فرماتے ہیں کہ ابویعلیٰؒ ہر ہفتہ اپنے محلہ کی مسجد میں قرآن ختم کرتے تھے۔

نافع ابن عمرؒ فرماتے ہیں میں نے ابن ابی ملیکہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں رمضان میں ایک رکعت میں نصف نصف پارہ پڑھتا تھا مگر لوگوں کو ذرہ برابر گرانی نہ ہوتی تھی۔ ___ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ رَمَضَانَ" افضل صدقہ وہ ہے جو رمضان میں صدقہ کیا جائے۔ ___ داؤد طائی مالک ابن دینار اور احمد ابن حنبلؒ عبداللہ ابن مبارک وغیرہ رمضان میں بکثرت غریبوں کا افطار کراتے تھے۔ ___ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں سن ۴۲۷ھ کا رمضان میں بغداد میں گذارا میں نے دیکھا لوگ نصف رات سے زائد حصہ تراویح میں گزارتے تھے۔ ___ حماد ابن سلیمانؒ کے ہارے میں بیان کیا جاتا ہے، یومیہ سو مسلمانوں کو افطار کروانے اور آخری رات انہیں ایک ایک جوڑ پکڑے اور سو سو درہم عطا فرماتے۔ ___ علقمہ ابن قیسؒ فرماتے ہیں میں نے ایک رات عبداللہ ابن مسعودؓ کے یہاں گذاری تو میں نے دیکھا کہ رات بھر ترتیل کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتے رہے۔

طلحہ ابن عبیدہؓ کے ہارے میں بیان کا جاتا ہے کہ بعض مرتبہ ایک ایک رات میں چار لاکھ درہم صدقہ کر دیتے تھے۔

یہ تھا ہمارے "اسلاف" کا رمضان آج ہم ایک بار اپنے رمضان پر نظر ڈالیں کہ ہمارا یعنی "اخلاف" کا کیا

حال ہے۔ رمضان جیسے مبارک ماہ میں ایک طبقہ وہ ہے جو روزہ نہیں رکھتا ایک طبقہ وہ ہے جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا، ایک طبقہ وہ ہے جو نماز کا اہتمام نہیں کرتا، ایک طبقہ وہ ہے جو تراویح نہیں پڑھتا، ایک طبقہ وہ ہے جو روزہ کے آداب و احکام کا خیال نہیں رکھتا، ایک طبقہ وہ ہے جو حقوق میں چاہے حقوق العباد ہو یا حقوق اللہ میں کوتاہی کرتا ہے، مشکل سے طبقہ ایسا ہوگا جو رمضان کی رعایت کرتا ہوگا، اب ایسے حالات میں ایڈز، سوئین مہلک بیماریاں نہیں پھیلیں گے تو اور کیا ہوگا۔ قحط سالی، مالی بحران، اخلاقی اتار کی سیلاب سے سردی، بارش کی کمی، اناج کی کمی، جانوروں کی نسل کا نقصان، وقت میں بے برکتی وغیرہ سے انسانیت دوچار نہ ہوگی تو اور کیا ہوگا!!

یہ سب بڑے عذاب سے پہلے اس کے نمونے کے طور پر چھوٹے چھوٹے عذاب ہیں خدا کے واسطے اپنی فکر کرو، جب تک ہم اپنے آپ کو اور ہمارے پورے معاشرے کو بھلائی پر نہیں لائیں گے، یہ مصائب اور یہ بیماریاں ٹٹنے والی نہیں کوئی ڈاکٹری اور سائنس اور ٹیکنالوجی اور کوئی قوت و طاقت اور پلاننگ انسانی معاشرے کو اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتی، صرف اور صرف ایمان، عمل صلح اور اللہ کے سامنے توبہ و استغفار ہی ہمارے تمام مصیبتوں کا صحیح حل ہے۔ لہذا آج ہی یہ عہد کر لیجئے کہ ہم رمضان ہی نہیں پوری زندگی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے مطابق گذاریں گے۔ رمضان اس کے لیے سنہرے موقع ہے، اسے غنیمت جانے اور رمضان اس طرح گزارے جیسا کہ قرآن وحدیث کے روشنی میں ابھی بیان کیا جا رہا ہے اور مذکورہ اسلاف کے واقعات کو اسوہ اور نمونہ بنا لیجئے۔

ہم اسلاف کے نقش قدم پر رمضان کس طرح گذاریں، اگر ہم ذیل میں دیجا رہی چند باتوں کا پاس و لحاظ کر لیں گے تو انشاء اللہ اسلاف کے طریقے پر رمضان گذار سکے گا۔

قبل اس کے ہم رمضان کے ضروری امور کو معلوم کریں ایک بات کا پختہ عہد کریں کہ ہم رمضان کے ایک ایک لمحے کو قیمتی بنائیں گے، وقت گذاری مثلاً کھیل کود اور دیگر تمام تفریحی امور جس میں دنیا و آخرت کا کوئی فائدہ نہیں مکمل ہوتے رہیں گے، نہ گانے سنیں گے نہ ٹی وی دیکھیں گے نہ کوئی اور فضولیات میں وقت گذاریں گے۔

روزوں کو مکمل اہتمام رکھیں، زبردستی بھانا بنا کر روزہ ترک نہ کریں کیوں کہ انسان ایک روزہ اگر ترک کر دیتا ہے تو ساری زندگی کے روزے بھی اس کے برابر ثواب تک نہیں پہنچا سکتے۔

نیت کا اہتمام: نصف النہار سے پہلے نیت کر لے ورنہ بغیر نیت کے روزہ بے سود ہو جائے گا۔

روزے کے احکامات کو معلوم کر لیں چاہے کتاب سے یا کسی عالم سے تاکہ شریعت کے مطابق روزہ ہو سکے۔ بڑے افسوس کا مقام ہے آج ہمارے معاشرے کی اکثریت اسلامی احکامات سے بالکل غافل اور ناواقف ہیں۔

ارکان صوم: از نیت ۲۰ رکھانے پینے اور مباشرت اور کسی بھی مشغول (روزہ توڑنے والی) چیز سے باز رہنا۔

منفادات صوم: روزے کی حالت میں عمداً کھانا پینا یا جان بوجھ کر مزہ بھر کر قے کرنا، حیض یا نفاس کا جاری ہونا

مباشرت کر بیٹھنا، سگریٹ بیڑی وغیرہ سے بھی روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

مکروہات صوم: ارکلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا۔ ۲۔ تھوک کو منہ میں جمع کر کے نگل جانا۔ ۳۔ بد نظری کرنا یعنی عورتوں کو دیکھنا چاہے بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ مثلاً موبائل، تھیٹر، آئے پوٹ، کمپیوٹر، ٹیلی ویژن، ویڈیو وغیرہ میں۔ ۴۔ کسی کو تکلیف پہنچانا۔

آداب واجبہ جموٹ بولنے سے پرہیز کریں۔ ۲۔ رغیبت نہ کریں۔ ۳۔ جموٹی گواہی نہ دیں۔ ۴۔ دھوکہ دہی نہ کریں۔
آداب مستحبہ: سحری آخری وقت میں اور افطاری اول وقت میں یعنی سورج کے ڈوبتے ہی کریں۔ ۲۔ زبان کو فضول اور لائی یعنی باتوں سے محفوظ رکھیں۔ ۳۔ روزہ داروں کو افطار کروائیں۔ ۴۔ صدقہ و خیرات خوب کریں۔ ۵۔ کثرت سے قرآن کی تلاوت کریں۔ ۶۔ تہجد، چاشت، اشراق، تحیہ المسجد، تحیہ الوضو، صلوٰۃ التسبیح، صلوٰۃ الحاجت وغیرہ کا خوب اہتمام کریں۔

رمضان میں فرائض خاص طور پر نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنے کا اہتمام کریں ایک نماز بھی رمضان میں تضانہ ہونے پائے، تراویح کا خوب اہتمام کریں، مکمل بیس رکعت امام کے ساتھ ادا کریں، اور اس کے بارے میں ۸ رکعت ۱۲ رکعت پر اختلاف نہ کریں، کیا اگر اللہ تعالیٰ کے سامنے ۲۳ رجب سے زیادہ کریں گے تو گناہ ہو جائے گا؟

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ادائیگی ثابت ہے۔ اور امت صدیوں سے اس پر اجماع کرتی چلی آئی ہے اور اگر بالفرض سنت نہ بھی تصور کریں تو نفل سمجھ کر ہی پڑھیں، مگر اللہ تعالیٰ کے واسطے پڑھیں عبادت کا مہینہ ہے۔ ۲۰ رکعت پڑھو گے تو تمہارا کیا بگڑ جائے گا؟

اپنی زبان ذکر اللہ سے ہمیشہ تر رکھیں، گالی گلوچ سے اجتناب کریں، روزہ دار کو گڑگڑا کر اللہ سے اپنی مغفرت کی اور اپنی اور امت کی اصلاح کی خوب دعائیں کریں آخری عشرے میں اعکاف کریں اور ایملہ القدر کی تلاش میں لگ جائیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ رمضان میں نماز کا اہتمام کرے قرآن کی تلاوت، روزے دار کو افطار، صدقہ خیرات، روزے کے احکام و آداب کی رعایت کریں، کثرت سے دعا، ماتحوں کیساتھ نرمی، قیاموں اور غریبوں کی خیر خواہی، تہجد، چاشت اشراق وغیرہ کے اہتمام کیساتھ رمضان گذاریں، کھیل کود، وقت گزاری، حرام بنی، اور حرام امور سے اجتناب کیساتھ گذاریں۔

اللَّهُمَّ وَلَقْنَا بِالْقَوْلِ وَالْفِعْلِ وَالْعَمَلِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى وَاجْعَلْ آخِرَةَ لَنَا خَيْرًا مِنَ الْأُولَى.
اللَّهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِمَةَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوبَنَا وَامْحُضْ عُيُوبَنَا وَاسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَعَامِرْ رُؤُوسَنَا
وَاحْيِنَا مُسْلِمِينَ وَامْتِنَا مُؤْمِنِينَ وَاحْشُرْنَا مَعَ الصَّالِحِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَلِكُ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَمَأْقَرِبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ. اللَّهُمَّ
إِنَّا نَسْتَلِكُ رِضَاكَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ سَخِيكَ وَعِقَابِكَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ۔